(امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”فیضانِ رمضان“ سے لئے گئے مواد کی چھٹی قسط)

فطرے کے ضروری مسائل

کُل صفحات 29

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ''فیضانِ رمضان'' کے صفحہ 295 تا 324 سے لیا گیا ہے۔

فِطرے کے ضَروری مسائل

دُعائے عطّار

یا ربِّ کریم! جو کوئی رسالہ ''**فِطرے کے ضَروری مَسائل**'' کے 29 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کے زندگی بھر کے روزے اور فِطرے اور تمام نیک اعمال قبول فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

مولیٰ علی نے خالی ہتھیلی پر دَم کیا اور۔۔۔

ایک بار کسی بِھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے **مذاقاً امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مشکل کُشا، **علیُّ الْمُرتَضٰی**، **شیرِ خدا** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دستِ سُوال دراز کیا، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم نے **10 بار دُرُود شریف** پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: ''**مُٹھّی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔**'' (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے! مگر) جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹھّی کھولی تو اُس میں **ایک دِینار** تھا! یہ **کرامت** دیکھ کر کئی کافِر مسلمان ہو گئے۔ (راحتُ القلوب ص ۵۰)

وِرد جس نے کیا دُرود شریف   اور دل سے پڑھا دُرود شریف
حاجتیں سب رَوا ہوئیں اُس کی   ہے عَجَب کیمیا دُرود شریف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

واٰلہٖ وسلَّم نے رَمَضان شریف کے مُبارَک مہینے کے مُتَعلِّق ارشاد فرمایا ہے کہ اِس مہینے کا پہلا عَشَرہ رَحْمت، دوسرا مَغْفِرت اور تیسرا عَشَرہ جہنَّم سے آزادی کا ہے۔ (ابن خُزَیمہ ج۳ ص۱۹۲ حدیث۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَضانُ الْمُبارَک رَحْمت ومَغْفِرت اور جہنَّم سے آزادی کا مہینا ہے، لہٰذا اِس رَحْمتوں اور بَرَکتوں بھرے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عِیدِ سَعید کی خوشی منانے کا موقع فَراہم کیا گیا ہے اور عِیدُ الْفِطْر کے روز خوشی کا اِظہار مُسْتَحَب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل ورَحْمت پر خوشی کرنے کی تَرغیب تو قراٰنِ کریم میں بھی موجود ہے۔ چُنانچِہ پارہ 11 سُوْرَۃُ یُوْنُس کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان : تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

دِل زندہ رہے گا

نبیوں کے سلطان ، رَحْمتِ عالمیان ، سردارِ دوجہان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نِشان ہے: ''جس نے عِیْدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُ الْفِطْر اور شبِ عِیدُ الْاَضحٰی) طلبِ ثواب کیلئے قِیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔'' (ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۶۵ حدیث۱۷۸۲)

جنّت واجب ہوجاتی ہے

ایک اور مَقام پر حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بِن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے ، فرماتے ہیں: جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ذُوالْحِجَّہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اِس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عِیدُ الْفِطْر کی رات، پانچویں شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات (یعنی شبِ بَراءَت)۔

(اَلتَّرْغِیب وَ التَّرْهِیب ج۲ ص۹۸ حدیث ۲)

مُعافی کا اعلانِ عام

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی ایک رِوایت میں یہ بھی ہے: جب عیدُ الفِطر کی مُبارَک رات تشریف لاتی ہے تو اِسے '' لَیلَۃُ الجائِزَۃ '' یعنی ''اِنعام کی رات'' کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صُبْح ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مَعْصُوم فِرِشتوں کو تمام شَہروں میں بھیجتا ہے، چُنانچِہ وہ فِرِشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سِروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور اِس طرح نِدا دیتے ہیں: ''اے اُمّتِ مُحمّد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! اُس ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بَہُت زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گُناہ مُعاف فرمانے والا ہے۔'' پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں سے یُوں مُخاطِب ہوتا ہے: ''اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عِزّت وجَلال کی قَسم! آج کے روز اِس (نَمازِ عید کے) اِجتماع میں اپنی آخِرت کے بارے میں جو کچھ سوال کروگے وہ پُورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اِس مُعاملے میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بَہتری ہو) میری عِزّت کی قَسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں کی پَردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عِزّت وجلال کی قَسم! میں تمہیں حَد سے بڑھنے والوں (یعنی مُجرِموں) کے ساتھ رُسوا نہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مَغْفِرت یافتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہوگیا۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۲ ص ۶۰ حدیث ۲۳)

کوئی سائل مایوس نہیں جاتا!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! عِیدُالفِطر کا دِن کس قَدَر اَہم ترین دن ہے، اِس دِن اللہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت نہایت جوش پر ہوتی ہے، دربارِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے کوئی سائل مایُوس نہیں لوٹایا جاتا۔ ایک طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں رَحْمتوں اور بَخْشِشوں پر خوشیاں مَنا رہے ہوتے ہیں تو دُوسری طرف مُؤمِنوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِتنی کرم نوازیاں دیکھ کر اِنسان کا بَدترین دُشمن شیطان آگ بگولہ ہوجاتا ہے۔ چُنانچِہ

شیطان کی بدحواسی!

حضرت سیِّدُ نا وَہب بن مُنَبِّہ (مُ۔نَبْ۔بِہْ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جب بھی عِید آتی ہے، شیطان چِلّا چِلّا کر روتا ہے۔ اِس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شَیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں: اے آقا! آپ کیوں غَضَب ناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آج کے دِن **اُمّتِ مُحمّد** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو بَخْش دیا ہے، لِہٰذا تم اِنہیں لَذّات اور نَفْسانی خواہِشات میں مشغول کر دو۔ (مُکاشَفَةُ الْقُلوب ص۳۰۸)

کیا شیطان کامیاب ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شیطان پر **عِید** کا دِن نہایت گراں گزرتا ہے لِہٰذا وہ شیاطین کو حُکم صادِر کر دیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لَذّاتِ نَفْسانی میں مشغول کر دو! ایسا لگتا ہے، فی زمانہ شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب نظر آ رہا ہے۔ **عید** کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے کہ عِبادات وحَسَنات کی کثرت وبُہتات کر کے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ سے زیادہ شُکر ادا کیا جائے، مگر افسوس! صَد کروڑ افسوس! اب اکثر مسلمان **عِیدِ سَعِید** کا حقیقی مَقْصَد ہی بُھلا بیٹھے ہیں! **وَا حَسْرَتا!** اب تو **عِید** مَنانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ بے ہُودہ نَقْش ونِگار بلکہ **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جاندار کی تصویر والے بَھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں (بہارِ شریعت میں ہے کہ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، نَماز کے عِلاوہ بھی ایسا کپڑا پہنانا ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ٦٢٧)) رَقص و **سُرُود** (سُ۔رُوْ۔د) کی مَحفلیں گرم کی جاتی ہیں، گناہوں بھرے مَیلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فلموں ڈراموں کا اِہتمام کیا جاتا ہے اور جی کھول کر وَقْت ودولت دونوں کو خِلافِ سُنَّت وشریعت اَفْعال میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صَد ہزار افسوس! اب اِس مُبارَک دن کو کس قَدَر غَلَط کاموں میں گُزارا جانے لگا ہے۔ **میرے اسلامی بھائیو!** اِن خلافِ شَرع باتوں کے سَبَب ہوسکتا ہے کہ یہ **عِیدِ سَعِید** ناشُکروں کے لئے "یومِ وَعِید" بن جائے۔ **لِلّٰہ!** اپنے حال پر رَحْم کیجئے! **فیشن** پرستی اور فُضُول خَرچی سے باز آ جایئے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے

فُضُول خَرچوں کو قُراٰنِ پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 15 **سُوْرَۃُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل** کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور فُضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بڑا ناشکرا ہے۔

مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطبوعہ ''**تفسیرِ صِراطُ الْجِنان**'' جلد 5 صَفْحَہ 447 تا 448 پر اِن آیاتِ مبارک کے تحت ہے: ﴿**وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اور فُضُول خرچی نہ کرو۔**﴾ یعنی اپنا مال ناجائز کام میں خَرچ نہ کرو۔ حضرتِ **عبدُ اللہ** بِن مَسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ''**تَبْذِیْر**'' کے مُتعلّق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جہاں مال خَرچ کرنے کا حق ہے اس کی بجائے کہیں اور خَرچ کرنا **تبذیر** ہے۔ لِہٰذا اگر کوئی شخص اپنا پورا مال حق یعنی اس کے مَصرف میں خَرچ کر دے تو وہ فُضُول خرچی کرنے والا نہیں اور اگر کوئی ایک دِرْہَم بھی باطِل یعنی ناجائز کام میں خرچ کر دے تو وہ فُضُول خرچی کرنے والا ہے۔ (خازن ج ۳ ص ۱۷۲)

اِسراف کی گیارہ تعریفات

اِسْراف بلاشبہ مَمنوع اور ناجائز ہے اور عُلَماءِ کرام نے اس کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں، ان میں سے **11 تعریفات** درج ذیل ہیں:

﴿۱﴾ غیرِ حق میں صَرف کرنا ﴿۲﴾ **اللہ** تعالٰی کے حُکم کی حد سے بڑھنا ﴿۳﴾ ایسی بات میں خرچ کرنا جو شرعِ مُطَہَّر یا مُرَوَّت کے خلاف ہو، اوّل (یعنی خلافِ شریعت خرچ کرنا) حرام ہے اور ثانی (یعنی خلافِ مُرَوَّت خَرچ کرنا) مکروہِ تنزیہی۔ ﴿۴﴾ طاعتِ الٰہی کے غیر میں صَرف کرنا ﴿۵﴾ شَرعی حاجت سے زیادہ استِعمال کرنا ﴿۶﴾ غیر طاعت میں یا بِلا حاجت خَرچ کرنا ﴿۷﴾ دینے میں حق کی حد سے کمی یا زیادتی کرنا ﴿۸﴾ ذلیل غرض میں کثیر مال خَرچ کر دینا ﴿۹﴾ حرام میں سے کچھ یا حلال کو اِعْتِدال سے زیادہ کھانا ﴿۱۰﴾ لائق و پسندیدہ بات میں لائق مِقْدار سے زیادہ صَرف کر دینا ﴿۱۱﴾ بے فائدہ خَرچ کرنا۔

اِسراف کی واضح تر تعریف: غیر حق میں مال خرچ کرنا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ان تعریفات کو ذِکر کرنے اور ان کی تحقیق و تفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ہمارے کلام کا ناظر (یعنی نظر کرنے والا) خیال کرسکتا ہے کہ ان تمام تعریفات میں سب سے جامع ومانع وواضح تر تعریف اوّل ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ اُس عبد اللّٰہ کی تعریف ہے جسے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِلْم کی گٹھڑی فرماتے اور جو خُلَفائے اَرْبعہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کے بعد تمام جہان سے عِلْم میں زائد ہے اور ابو حنیفہ جیسے امامُ الْاَئِمّہ کا مُورثِ عِلْم ہے رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْن۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱ (ب) ص ۹۳۷)

تبذیر اور اِسراف میں فرق

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ''تَبذِیر'' اور ''اِسْراف'' میں فَرْق سے مُتعلّق جو کلام ذِکر فرمایا اس کا خُلاصہ یہ ہے کہ تبذیر کے بارے میں عُلَماءِ کرام کے دو قول ہیں: (1)...... تبذیر اور اِسراف دونوں کے معنٰی ''ناحق صَرْف کرنا'' ہیں۔ یِہی صحیح ہے کہ یِہی قول حضرتِ عبد اللّٰہ بن مسعود اور حضرتِ عبد اللّٰہ بن عبّاس اور عام صَحابۂ کِرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کا ہے۔ (2)......تبذیر اور اِسراف میں فرق ہے، تَبذیر خاص گناہوں میں مال برباد کرنے کا نام ہے۔ اس صورت میں اِسراف تَبذیر سے عام ہوگا کہ ناحق صَرْف کرنا عَبَث میں صَرْف کرنے کو بھی شامل ہے اور عَبَث مُطْلَقاً گناہ نہیں تو چونکہ اِسراف ناجائز ہے اس لئے یہ خَرْچ کرنا مَعصِیت ہوگا مگر جس میں خَرْچ کیا وہ خود معصیت نہ تھا۔ اور عبارت '' لَاتُعْطِ فِی الْمَعَاصِیْ'' (اس کی نافرمانی میں مت دے) کا ظاہر یِہی ہے کہ وہ کام خود ہی معصیت ہو۔ خُلاصہ یہ ہے کہ تبذیر کے مقصود اور حکم دونوں معصیت ہیں اور اِسراف کو صِرْف حکم میں معصیت لازِم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱ (ب) ص ۹۳۷ تا ۹۳۹ ملخصاً)

اِنسان و حیوان کا فرق

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِنسان اور حَیوان میں جو مَابِہِ الْاِمْتِیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عَقْل وتدبیر، دُور بِینی اور دُور اَندیشی

ہے، عُموماً حَیوان کو" کَل" کی فِکر نہیں ہوتی اور عام طور پر اُس کی کوئی حَرَکت کِسی حِکمت کے ماتحت نہیں ہوتی، بَرخِلاف انسان کے اور مسلمان کو تو نہ صِرف" دُنیوی کل" کی بلکہ اِس دُنیوی کل کے بعد آنے والی" اُخْروی (اُ خْ۔رَ۔وِی) کل" کی بھی فِکر ہوتی ہے۔ یقیناً سمجھدار انسان وُہی ہے بلکہ حقیقۃً انسان ہی وہ ہے جو" اُخروی کل" یعنی آخِرت کی بھی فِکر کرے، حِکمتِ عملی سے کام لے اور اس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے باقی آخِرت کیلئے کوئی اِنتِظام کرلے۔ آہ! اب تو اکثر لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خُوب غَفلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔ ؎

کیا کہوں اَحباب کیا کارِ نُمایاں کرگئے!

میٹرک کیا، نوکر ہوئے، پِنشن ملی پھر مر گئے!!

زِندگی کا مَقصد کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! زندگی کا مَقصد صِرف بڑی بڑی ڈِگریاں حاصِل کرنا، کھانا پینا، اور مزے اُڑانا نہیں ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آخِر ہمیں زندگی کیوں مَرحمت فرمائی؟ آیئے! قُراٰنِ پاک کی خدمت میں عَرض کریں کہ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی سچّی کِتاب! تُو ہی ہماری رَہنُمائی فرما کہ ہمارے جِینے اور مَرنے کا مقصد کیا ہے؟ قُراٰنِ عظیم سے جواب مِل رہا ہے:

خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: مَوت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو (دُنیاوی زندگی میں) تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (پ۲۹، الملك:۲)

(یعنی اِس موت و زندگی کو اِس لئے پیدا کیا گیا تاکہ آزمایا جائے کہ) اس دنیا کی زندگی میں کون زیادہ مُطیع (فرماں بردار) و مُخلِص ہے۔ (خزائن العرفان ص۱۰۴۰)

گھر ہی پر وِلادت ہوگئی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کی کوشِش کے ضِمن میں عید کی حسین ساعتیں عاشِقانِ رسول کے ساتھ

مَدَنی قافِلے میں گزاریئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** عرض کرتا ہوں: جہلم (صوبۂ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم و بیش 6 ماہ بعد گھر میں ''اُمّید'' کے آثار ظاہِر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا کیس پیچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کمی ہے، ہوسکتا ہے آپریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وَقت **ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بننے کی نیّت کرلی، اور چند روز کے بعد **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے ایسا کرم ہوگیا کہ نہ اسپتال جانے کی نَوبت آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو دِکھانا پڑا، گھر ہی میں **مَدَنی مُنّے** کی وِلادت ہوگئی۔

گھر میں ''اُمّید'' ہو، اس کی تمہید ہو ‏ ‏ جلد ہی چل پڑیں، قافِلے میں چلو
زَچّہ کی خیر ہو، بچّہ بالخیر ہو ‏ ‏ اُٹھئے ہمّت کریں، قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص۶۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حِفاظتِ حَمل کے 2 رُوحانی علاج

﴿۱﴾ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** **11** بار کسی رِکابی (یا کاغذ) پر لکھ کر دھو کر عورت کو پِلا دیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو دُودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مُفید ہے، چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے ﴿۲﴾ **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 111** بار کسی کاغذ پر لکھ کر **حامِلہ** کے پیٹ پر باندھ دیجئے اور وِلادت کے وَقت تک باندھے رہئے۔ (ضَرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں حَرَج نہیں) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** بھی محفوظ رہے گا اور بچّہ بھی صحّت مند پیدا ہوگا۔

عید یا وعید!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لائقِ عذاب کاموں کا اِرتِکاب کر کے ''یومِ عید'' کو اپنے لئے ''یومِ وَعید'' نہ بنایئے۔ اور یاد رکھئے!

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَّبِسَ الْجَدِیْد   اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِیْد

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے، عید تو اُس کی ہے جو عذابِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ڈر گیا)

اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی بھی تو عید مناتے رہے ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل گویا لوگ صِرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عُمدہ کھانے تناوُل کرنے کو ہی **مَعَاذَاللّٰہ عید** سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین بھی تو آخر **عید** مناتے رہے ہیں، مگر ان کے **عید** منانے کا انداز ہی نِرالا رہا ہے، وہ دُنیا کی لذّتوں سے کوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نَفس کی مُخالَفت کرتے رہے ہیں۔ چُنانچِہ

عید کا انوکھا کھانا!

حضرتِ سَیِّدُنا ذُو النُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے **دس برس** تک کوئی لذیذ کھانا تناوُل نہ فرمایا، نَفس چاہتا رہا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نَفس کی مُخالَفت فرماتے رہے، ایک بار **عید مُبارک** کی مُقدَّس رات کو دِل نے مشورہ دیا کہ کل اگر **عیدِ سعید** کے روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حَرَج ہے؟ اِس مشورے پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے بھی دِل کو آزمائش میں مُبتَلا کرنے کی غَرَض سے فرمایا: ''میں اَوّلاً دو رَکْعَت نَفْل میں پُورا قُراٰنِ پاک خَتْم کروں گا، اے میرے دِل! تو اگر اِس بات میں میرا ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مِل جائے گا۔'' لٰہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے دو رَکْعَت ادا کی اور اُن میں پورا قُراٰنِ کریم خَتْم کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دِل نے اِس اَمْر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رَکْعَتیں دِل جَمْعی کے ساتھ ادا کرلی گئیں) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے **عید** کے دِن لذیذ کھانا منگوایا، نِوالہ اُٹھا کر مُنہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہوکر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اِس کی وجہ پُوچھی تو فرمایا: جس وَقْت میں نِوالہ مُنہ کے قریب لایا تو میرے نَفْس نے کہا: دیکھا! میں آخر اپنی دس سال پُرانی خواہِش پُوری کرنے میں کامیاب ہوگیا نا! میں نے اُسی وَقْت کہا

کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا اِرادہ ترک کر دیا۔ اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طَباق اُٹھائے حاضِر ہوا اور عَرض کی: یہ کھانا میں نے رات اپنے لئے تیّار کیا تھا، رات جب سویا تو قِسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، خواب میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت کی سعادت حاصِل ہوئی، میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اگر تُو کل قِیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذُو النُّون (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ) کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ کہ ''**حضرتِ مُحمّد بن عبدُاللّٰہ بن عبدُالْمُطَّلِب** (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) **فرماتے ہیں کہ دَم بھر کیلئے نَفْس کے ساتھ صُلح کر لو اور چند نوالے اِس لذیذ کھانے سے کھا لو۔**'' حضرتِ سَیِّدُنا ذُو النُّون مِصری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی یہ سُن کر جُھوم اُٹھے اور کہنے لگے: ''میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں۔'' اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۱۷) **اللّٰہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

ربّ ہے مُعطی یہ ہیں قاسم رِزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پِلاتے یہ ہیں (حدائقِ بخشش ص ۴۸۲، ۴۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

روح کو بھی سجایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ عید کے دِن غُسل کرنا، نئے یا دُھلے ہوئے عمدہ کپڑے پہننا اور عِطر لگانا مُستَحَب ہے، یہ مُستَحَبّات ہمارے ظاہِری بدن کی صفائی اور زینت سے متعلِّق ہیں۔ لیکن ہمارے اِن صاف، اُجلے اور نئے کپڑوں اور نہائے ہوئے اور خُوشبو مَلے ہوئے جِسم کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی

مَحَبَّت واِطاعت اور اُمّت کے غمخوار، دوجہاں کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُلفت وسُنَّت سے خوب سجی ہوئی ہونی چاہئے۔

نجاست پر چاندی کا وَرق!

ذرا سوچئے تو سہی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہِ رَمضان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں گُزرا ہو، بجائے عِبادات کے ساری ساری راتیں، فلم بِینیوں، گانے باجوں اور آوارہ گردیوں میں گُزری ہوں، اپنے جِسْم ورُوح کو دِن رات گُناہوں میں مُلَوَّث رکھا ہو اور آج **عید** کے دِن اِنگلش فیشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو اسے یُوں سمجھئے کہ گویا ایک نَجاست تھی جس پر چاندی کا وَرَق چَسپاں کرکے اُس کی نُمائش کردی گئی۔

عید کس کے لئے ہے؟

سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت سے سرشار دیوانو! سچّی بات تو یِہی ہے کہ عِید اُن خوش بَخْت مسلمانوں کا حصّہ ہے جنہوں نے ماہِ مُحْتَرم، رَمَضانُ المُبارک کو روزوں، نَمازوں اور دیگر عِبادتوں میں گُزارا۔ تو یہ **عید** اُن کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مزدُوری مِلنے کا دِن ہے۔ **ہمیں تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! ماہِ محترم کا ہم حقّ ادا ہی نہ کرسکے۔

سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عید!

حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ الْمُصطفٰی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **عید** کے دِن چند حضرات مکانِ عالی شان پر حاضِر ہوئے تو کیا دیکھا کہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ دروازہ بند کرکے زاروقِطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حَیران ہوکر عَرض کی: **یا امیرَ الْمُؤمِنین** رضی اللہ تعالٰی عنہ! آج تو **عید** ہے جو کہ خوشی مَنانے کا دِن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا: ''**هٰذَا یَوْمُ الْعِیْدِ وَهٰذَا یَوْمُ الْوَعِیْد**'' یعنی یہ عِید کا دِن بھی ہے اور وَعید کا دِن بھی۔ جس کے نَماز وروزے مَقبول ہوگئے بِلا شُبہ اُس کے لئے آج عِید کا دِن ہے، لیکن جس کے نَماز وروزے رَد کرکے اُس کے مُنہ پر ماردیئے گئے اُس کیلئے تو آج **وَعید** کا دِن ہے

(مزید انکساراً فرمایا:) اور میں تو اِس خَوف سے رورہا ہوں کہ آہ! ''اَنَا لَا اَدۡرِیۡ اَ مِنَ الۡمَقۡبُوۡلِیۡنَ اَمۡ مِنَ الۡمَطۡرُوۡدِیۡنَ''

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مَقبول ہُوا ہُوں یا رَد کر دیا گیا ہوں۔ (نورانی تقریریں ص ۱۸۴)

عید کے دن عُمَر یہ رو رو کر

بولے نیکوں کی عید ہوتی ہے (وسائلِ بخشش ص ۷۰۷)

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

ہماری خوش فہمی!

اللّٰہُ اکبر ! (عَزَّوَجَلَّ) مَحبَّت والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمائیے! وہ فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ جن کو مالِکِ جنَّت، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہِری ہی میں جنَّت کی بِشارت عِنایت فرمادی تھی۔ اُن کے خوف وخَشیّت کا تو یہ عالَم ہو اور ہم جیسے نِکمّے اور باتُونی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے ''ن'' کے نُقطے تک تو پَہُنچ نہیں پاتے مگر خوش فَہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہیں! اِس رِقّت انگیز حِکایت سے اُن لوگوں کو خُصوصاً دَرسِ عِبرت حاصِل کرنا چاہئے جو اپنی عِبادات پر ناز کرتے ہوئے پُھولے نہیں سماتے اور بِلا مَصلحتِ شَرعی اپنے نیک اعمال مَثَلاً نماز، روزہ، حج، مَساجِد کی خدمت، خَلْقِ خُدا کی مدد اور سماجی فلاح وبَہبود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اِعلان کرتے پِھرتے، ڈَھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اخبارات ورَسائل میں تصاویر تک چَھپوانے سے گُریز نہیں کرتے۔ **آہ!** اِن کا ذِہن کِس طرح بنایا جائے! اِن کو اِخلاصِ نیّت کی سوچ کس طرح فَراہم کی جائے! اِنہیں کس طرح باور کرایا جائے کہ اپنی نیکیوں کا اِعلان کرنے میں رِیاکاری کی آفت میں پڑنے کا شدید خدشہ ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ توبہ! توبہ! اپنے اعمال کی نُمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذَرِیْعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری کی تَباہ کاری، ''مَیں مَیں'' کی مُصیبت اور اَنانیّت کی

آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہزادے کی عید

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دِن اپنے **شہزادے** کو پُرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عَرض کی: **پیارے ابّا جان!** کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: **میرے لال!** مجھے اَندیشہ ہے کہ آج عید کے دِن جب لڑکے تمہیں اِس پُرانی قمیص میں دیکھیں تو کہیں تمہارا دِل نہ ٹوٹ جائے! بیٹے نے جواباً عَرض کیا: دِل تو اُس کا ٹُوٹے جو رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو، مجھے اُمّید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رِضامندی کے طُفیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ یہ سُن کر حضرتِ **عُمَر فاروق** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعا فرمائی۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۳۰۸ مُلَخَّصاً) **اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہزادیوں کی عید

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعَزِیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں عید سے ایک دِن قَبْل آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **شہزادیاں** حاضِر ہوئیں اور بولیں: "**ابّو جان!** عید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟" فرمایا: "یِہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، اِنہیں دھو لو، کل پہن لینا!" "نہیں! **ابّو جان!** ہمیں نئے کپڑے بنوا دیجئے،" بچّیوں نے ضِد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: "میری بچّیو! عید کا دِن **اللہ رَبُّ الْعِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے، اُس کا شُکر بجا لانے کا دِن ہے، نئے کپڑے پہننا ضَروری تو نہیں!" "**ابّو جان!** آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سَہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیرُ الْمُؤمنین کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وُہی پُرانے کپڑے پَہن رکھے ہیں!" یہ کہتے ہوئے بچّیوں کی آنکھوں میں **آنسو** بھر آئے۔ بچّیوں کی باتیں سُن کر **امیرُ الْمُؤمِنِین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا دِل بھی پَسیج گیا۔ **خازِن** (وزیرِ مالیات) کو بُلا کر

فرمایا: ''مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔'' **خازِن** نے عَرض کی: ''**حُضُور!** کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟'' فرمایا: ''**جَزَاکَ اللّٰہ** ! بے شک ! تم نے صحیح اور عُمدہ بات کہی۔'' **خازِن** چلا گیا۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بچّیوں سے فرمایا: ''پیاری بیٹیو! **اللّٰہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا پر اپنی خواہِشات قُربان کردو۔'' (مُلَخَّص اَز اَخلاقِ صالحین ...)

(مُعْدَنِ اَخلاق حصہ اوّل ص ۲۵۷ تا ۲۵۸ بتغیرٍ قلیل) **اللّٰہ رَبُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

والدِ مرحوم پر کرم!

اِحتِیاطوں بھرا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کیجئے، مَدَنی قافِلے کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! **نِشتَر بَستی** (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں اِنتہائی کمزوری کی حالت میں بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نَہ) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ انہیں تشویش ہوئی۔ انہوں نے **ایصالِ ثواب** کی نیّت سے ہر ماہ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کرلی اور سفر شُروع بھی کردیا۔ تیسرے ماہ مَدَنی قافِلے سے واپَسی کے بعد جب گھر پر سوئے تو انہوں نے خواب میں یہ دِلکش منظر دیکھا کہ والدِ مرحوم سبز سبز لباس زیبِ تن کئے بیٹھے مُسکرا رہے ہیں اور ان پر بارِش کی ہلکی پُھلکی پُھوار برس رہی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی اَہَمِّیَّت ان پر خوب اُجاگر ہوئی اور انہوں نے پکّی نیّت کرلی کہ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ **تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

قافِلے میں ذرا مانگو آکر دُعا پاؤ گے نعمتیں، قافِلے میں چلو
خوب ہوگا ثواب، اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافِلے میں چلو
جو کہ مفقود ہو وہ بھی موجود ہو اِنْ شاءَ اللّٰہ چلیں، قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۷۲،۶۷۷، ۶۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی عید

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لئے مُوجِبِ صَد دَرْسِ عِبرت ہوتی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے **حُضُور سیِّدُنا غوثِ اعظم** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی شان بے حد اَرفَع واعلیٰ ہے، اِس کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں! سنئے اور عِبرت حاصِل کیجئے۔

خَلق گوید کہ فَردا روزِ عِیداَست   خُوشی دَررُوحِ ہر مؤمن پدِیداَست

دَراں روزے کہ بااِیماں بَمیرم   مِرا دَر مُلک خُود آں روزِ عِیداَست

یعنی ''لوگ کہہ رہے ہیں، ''کل عید ہے! کل عید ہے!'' اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں تو جس دِن اِس دنیا سے اپنا اِیمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو وُہی دِن عِید ہوگا۔''

سُبْحٰنَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) **سُبْحٰنَ اللہ!** (عَزَّوَجَلَّ) کیا شانِ تَقویٰ ہے! اتنی بڑی شان کہ اَولیاءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے سَردار! اور اِس قَدَر تَواضُع واِنکِسار!! اِس میں ہمارے لئے بھی دَرسِ عبرت ہے اور ہمیں سمجھایا جارہا ہے کہ خبردار! ایمان کے مُعامَلے میں غَفلت نہ کرنا، ہر وَقت ایمان کی حِفاظت کی فِکر میں لگے رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غَفلت اور مَعصِیَت کے سَبَب ایمان کی دَولت تمہارے ہاتھ سے نِکل جائے۔

رضاؔ کا خاتِمہ بِالخیر ہوگا

اگر رَحمت تِری شامِل ہے یاغوث (حدائقِ بخشش ص ۲۶۳)

ایک وَلی کی عید

حضرتِ سیِّدُنا شَیخ نَجِیبُ الدّین مُتَوَکِّل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ، حضرتِ سیِّدُنا شیخ بابا فریدُالدّین گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے بھائی اور خلیفہ ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا لقب **مُتَوَکِّل** ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ 70 برس شہر میں رہے اور کوئی ظاہِری ذَرِیعۂ مَعاش نہ ہونے کے باوُجُود اَہل وعِیال نِہایَت اطمینان سے زندگی بسر کرتے رہے۔ ایک بار عید کے دِن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے گھر میں بہت سے مہمان

جَمع ہوگئے، گھر میں خُورد ونَوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بالاخانے پر جا کر **یادِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ میں مَشْغول ہوگئے اور دِل ہی دل میں یہ کہہ رہے تھے: ''آج عِید کا دِن ہے اور میرے گھر **مِہمان** آئے ہوئے ہیں۔'' اچانک ایک شخص چھت پر ظاہِر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا: **اے نَجِیبُ الدّین! تمہارے تَوَکُّل کی** دُھوم **مَلاءِ اَعلٰی** (یعنی فرشتوں) میں مچی ہوئی ہے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایسے خیال (یعنی کھانا طَلَبی) میں مَشْغول ہو! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''حق تعالٰی عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ میں اپنی ذات کے لئے نہیں صِرف اپنے مہمانوں کے باعِث اِس طرف مُتَوَجِّہ ہوگیا تھا۔'' حضرتِ سیِّدُنا نَجیبُ الدّین **مُتَوَکِّل** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ صاحِبِ کرامت ہونے کے باوُجُود اِنتہائی **مُنکَسِرُ الْمِزاج** تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی اِنکساری کا یہ عَالَم تھا کہ ایک روز ایک **فقیر** بَہُت دُور سے مُلاقات کیلئے آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے پُوچھا کہ کیا نَجِیبُ الدّین **مُتَوَکِّل** (یعنی تَوَکُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو اِنکساراً فرمایا کہ بھائی! میں تو نَجِیبُ الدّین **مُتَأَکِّل** (یعنی بَہُت زِیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اَخبارُ الاخیار ص ۶۰ مُلَخّصاً) **اللہُ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کرامت کا ایک شعبہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس **حِکایت** سے معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب چاہتا ہے اپنے دوستوں کی ضَروریات کا غیب سے اِنتِظام فرما دیتا ہے۔ بَوَقتِ ضَرورت کھانا، پانی وغیرہ ضَروریاتِ زندگی کا اچانک حاضِر ہوجانا بُزُرگوں سے **کرامت** کے طور پر وُقوع میں آتا ہے۔ چُنانچِہ ''شَرحِ عَقائدِ نَسفِیَّہ'' میں جہاں کرامت کی چند اَقسام کا بیان ہے وَہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ضَرورت کے وَقت کھانے پانی کا حاضِر ہوجانا بھی کرامت ہی کا ایک شُعبہ ہے۔ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کے خُداداد تَصَرُّفات وکرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مَقبُولانِ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہوتے ہیں کہ اُن کی زَبانِ پاک سے نِکلی ہوئی بات اور دِل میں پیدا ہونے والی خواہِشات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اپنی رَحْمت سے پُوری فرما دیتا ہے۔

ایک سخی کی عید

سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بِن عَمرو اَوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تعالٰی علیه بیان کرتے ہیں کہ عِیْدُ الْفِطْر کی شب دروازے پر دَستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے پوچھا: کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا: ''کل عید ہے لیکن خَرچ کیلئے کچھ نہیں، اگر آپ کچھ عنایت فرمادیں تو عزّت کے ساتھ ہم عید کا دِن گُزار لیں گے۔'' میں نے اپنی بیوی سے کہا: ہمارا فُلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس دِرْہَم ہم نے عید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں اس کو پیش کر دیں ہمیں اللہ تعالٰی اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا: بَہُت اچھّا۔ چُنانچِہ میں نے وہ سب دِرہم اپنے ہمسائے کے حوالے کر دیئے، وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جونہی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رو رو کر کہنے لگا: میں آپ کے والِد کا بھاگا ہوا غلام ہوں، مجھے اپنی حرَکت پر بَہُت ندامت لاحق ہوئی تو حاضِر ہو گیا ہوں، یہ پچّیس دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دِینار لے لئے اور غُلام کو آزاد کر دیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھو! اُس نے ہمیں دِرْہَم کے بدلے دینار عطا فرمائے (پہلے دِرْہم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے)! **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّى اللهُ تعالٰی علیه واٰله وسلَّم

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان بھی کتنی نِرالی ہے کہ اُس نے پچیس دِرْہَم (چاندی کے سکّے) دینے والے کو آن کی آن میں پچّیس دِینار (سونے کے سکّے) عطا فرما دیئے۔ اور بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین کا اِیثار بھی خُوب تھا کہ وہ اپنی تمام تر آسائشیں دُوسرے مسلمانوں کی خاطِر قُربان کر دیتے تھے۔

قُوّتِ سماعت بحال ہوگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عَظمتِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑھانے، سینے میں شَمعِ اُلفتِ مُصطَفٰے جلانے اور عیدِ سَعید کی حقیقی خوشیاں پانے کیلئے ہو سکے تو چاند رات کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ مَدَنی قافلے کی برکتیں تو دیکھئے! بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، کوئٹہ میں ہونے والے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ایک بہرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دورانِ سفر ہی ان کی **قوّتِ سماعت** بحال ہوگئی اور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے۔

کان بہرے ہیں گر، رکھو رب پر نظر ہوگا لُطفِ خدا، قافلے میں چلو
دُنیوی آفتیں، اُخروی شامتیں دور ہوں گی ذرا، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدقۂ فِطر

اللہ تبارَک وَتعالٰی پارہ 30 **سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی** کی آیت نمبر 14 تا 15 میں ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک مُراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **''خزائنُ العِرفان''** میں اس آیتِ کریمہ کے تَحت لکھتے ہیں: اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ ''تَزَكّٰى'' سے صَدَقۂ فِطْر دینا اور رب کا نام

لینے سے عید گاہ کے راستے میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مُراد ہے۔ (خزائن العرفان ص۱۰۹۹)

صَدَقۂ فِطر واجب ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو حُکم دیا کہ جاکر مکّۂ مُعظّمہ کے گلی کُوچوں میں اِعلان کردو، ''صَدَقۂ فِطر واجِب ہے۔'' (تِرمذی ج۲ ص۱۵۱ حدیث ۶۷۴)

صَدَقۂ فِطر لغو باتوں کا کفّارہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: مَدَنی سرکار، غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَدَقۂ فِطر مقرّر فرمایا تاکہ فُضُول اور بے ہُودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) ہوجائے۔ نیز مساکین کی خُورِش (یعنی خوراک) بھی ہوجائے۔ (ابوداؤد ج۲ ص۱۵۸ حدیث ۱۶۰۹)

روزہ مُعلَّق رہتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جب تک صَدَقۂ فِطر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان مُعلَّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۳۹۵ حدیث ۳۷۵۴)

''عید کی خوشیاں مبارک'' کے سولہ حُروف کی نسبت سے فطرے کے 16 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ صَدَقۂ فِطر ان تمام مُسلمان مَرد وعورت پر واجِب ہے جو ''صاحِبِ نِصاب'' ہوں اور اُن کا نِصاب ''حاجاتِ اَصْلِیَّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی مَثَلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان وغیرہ)'' سے فارِغ ہو۔ (ماخوذ از عالمگیری ج۱ ص۱۹۱)

﴿۲﴾ جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی کی رقم یا اتنی مالیّت

کا مالِ تجارت ہو (اور یہ سب حاجاتِ اَصْلِیَّہ سے فارِغ ہوں) یا اتنی مالیَّت کا حاجتِ اَصْلِیَّہ کے علاوہ سامان ہو اُس کو **صاحِبِ نِصاب** کہا جاتا ہے[1]۔

﴿۳﴾ **صَدَقَۂ فِطْر** واجِب ہونے کیلئے ''عاقِل و بالِغ'' ہونا شَرط نہیں۔ بلکہ بچّہ یا **مَجنُون** (یعنی پاگل) بھی اگر **صاحِبِ نِصاب** ہوتو اُس کے مال میں سے اُن کا وَلی (یعنی سَرپَرَسْت) ادا کرے۔ (ردّالمُحتار ج۳ص ۳٦٥) ''**صَدَقَۂ فِطْر**'' کے لئے مِقْدارِ نصاب توُہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے جیسا کہ مذکور ہوا لیکن فرق یہ ہے کہ **صَدَقَۂ فِطْر** کے لئے مال کے نامی (یعنی اس میں بڑھنے کی صَلاحیّت) ہونے اور سال گزرنے کی شَرط نہیں۔ اسی طرح جو چیزیں ضَرورت سے زیادہ ہیں (مَثَلاً عُمُومی ضَرورت سے زیادہ کپڑے، بے سلے جوڑے، گھریلو زینت کی اَشیا وغیرہا) اور ان کی قیمت نِصاب کو پہنچتی ہوتو ان اَشیا کی وجہ سے **صَدَقَۂ فِطْر** واجب ہے۔ (وقارالفتاوٰی ج۲ص۳۸٦ ملَخَّصاً)

﴿٤﴾ **مالِکِ** نِصاب مَرد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے اور اگر کوئی **مَجنُون** (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے وہ پاگل اولاد بالِغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی صَدَقَۂ فِطْر واجِب ہے، ہاں اگر وہ بچّہ یا **مَجنُون** خود صاحِبِ نِصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فِطْرہ ادا کردے۔ (عالمگیری ج۱ص ۱۹۲ مُلَخَّصاً)

﴿٥﴾ **مَرد** صاحِبِ نِصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رِشتے داروں کا **فِطْرہ** واجِب نہیں۔ (ایضاً ص۱۹۳ ملَخَّصاً)

﴿٦﴾ **والِد** نہ ہوتو دادا جان والِد صاحِب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فَقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ **صَدَقَۂ فِطْر** دینا واجِب ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۳٦۸)

﴿۷﴾ **ماں** پر اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے صَدَقَۂ فِطْر دینا واجِب نہیں۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ۳ ص ۳٦۸)

﴿۸﴾ **باپ** پر اپنی عاقِل بالِغ اولاد کا **فِطْرہ** واجِب نہیں۔ (دُرِّمُختار مع رَدِّالْمُحتار ج۳ص ۳۷۰)

---

[1]: صاحِبِ نِصاب، غَنی، فَقیر، حاجاتِ اَصْلِیَّہ وغیرہ اِصطِلاحات کی تفصیلی معلُومات فِقہِ حَنَفی کی مشہور کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل حصّہ پنجم میں مُلاحَظہ فرمائیے۔

﴿۹﴾ **کسی صحیح شَرْعی مجبوری** کے تحت روزے نہ رکھ سکا یا **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بغیر مجبوری کے **رَمَضانُ الْمُبارَك** کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی **صاحِبِ نِصاب** ہونے کی صُورت میں **صَدَقَۂِ فِطْر** واجِب ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳٦۷)

﴿۱۰﴾ **بیوی** یا بالِغ اولاد جن کا نَفَقہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خَرچ) جس شَخْص کے ذِمّے ہے، وہ اگر اِن کی اجازت کے بغیر ہی اِن کا **فِطْرہ** ادا کردے تو ادا ہوجائے گا۔ ہاں اگر نَفَقہ اُس کے ذِمّے نہیں ہے مَثَلاً بالِغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بَسالیا اور اپنا گُزارہ خود ہی کرلیتا ہے تو اب اپنے نان نَفَقے (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذِمّے دار ہوگیا ہے۔ لٰہذا ایسی اولاد کی طرف سے بغیر اجازت **فِطْرہ** دے دیا تو ادا نہ ہوگا۔

﴿۱۱﴾ **بیوی** نے بغیر حُکْمِ شوہر اگر شوہر کا **فِطْرہ** ادا کر دیا تو ادا نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۹۸ مُلَخَّصاً)

﴿۱۲﴾ **عِیدُ الْفِطْر** کی صُبْحِ صادِق طُلوع ہوتے وَقْت جو **صاحِبِ نِصاب** تھا اُسی پر **صَدَقَۂِ فِطْر** واجِب ہے، اگر صُبْحِ صادِق کے بعد **صاحِبِ نِصاب** ہوا تو اب واجِب نہیں۔ (ماخوذ از عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

﴿۱۳﴾ **صَدَقَۂِ فِطْر** ادا کرنے کا اَفضل وَقْت تو یِہی ہے کہ **عید** کو صُبْحِ صادِق کے بعد **عید** کی نَماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کردیا جائے، اگر چاند رات یا **رَمَضانُ الْمُبارَك** کے کسی بھی دِن بلکہ رَمَضان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی **فِطْرہ** ادا ہوگیا اور ایسا کرنا بِالکل جائز ہے۔ (اَیضاً)

﴿۱٤﴾ اگر عید کا دِن گُزر گیا اور **فِطْرہ** ادا نہ کیا تھا تب بھی **فِطْرہ** ساقِط نہ ہوا، بلکہ عُمر بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے۔ (اَیضاً)

﴿۱۵﴾ **صَدَقَۂِ فِطْر** کے مَصارِف وُہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اُنہیں **فِطْرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو **فِطْرہ** بھی نہیں دے سکتے۔ (اَیضاً ص ۱۹٤ مُلَخَّصاً)

﴿۱٦﴾ **ساداتِ کِرام** کو **صَدَقَۂِ فِطْر** نہیں دے سکتے۔ کیوں کہ یہ بنی ہاشم سے ہیں۔ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحَہ 931 پر ہے: بنی ہاشم کو زکاۃ (فطرہ) نہیں دے سکتے۔ نہ غیر انہیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔ بنی ہاشم سے

مُراد حضرتِ علی و جعفر و عقیل اور حضرتِ عبّاس و حارِث بن عبدُالمُطَّلِب کی اَولادیں ہیں۔

صَدَقۂ فِطر کی مِقدار

گیہوں یا اس کا آٹا یا سَتّو آدھا صاع (یعنی دو کلو میں 80 گرام کم) (یا ان کی قیمت)، کھجور یا مُنَقّٰی یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع (یعنی چار کلو میں 160 گرام کم) (یا ان کی قیمت) یہ ایک صَدَقۂ فِطر کی مِقدار ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۱، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۷۲) ''بہارِ شریعت'' میں ہے: اعلیٰ دَرَجہ کی تحقیق اور اِحتِیاط یہ ہے کہ: صاع کا وزن تین سو اِکاوَن ۳۵۱ روپے بھر ہے اور نِصف صاع ایک سو پَچھتّر ۱۷۵ روپے اَٹھنّی بھر اوپر۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۹۳۹)

ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فِطْرہ ادا کرنا چاہے، مَثَلاً چاوَل، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلّہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کی ہو، یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جَو کی ہو۔ (اَیضاً)

قبر میں ایک ہزار انوار داخِل ہوں

مَنقول ہے کہ جو شخص عید کے دِن تین سو مرتبہ ''سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھے اور فَوت شُدہ مسلمانوں کی اَرْواح کو اِس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قَبْر میں ایک ہزار انوار داخِل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مَرے گا، **اللہ** تَعَالٰی اُس کی قبْر میں بھی ایک ہزار انوار داخِل فرمائے گا۔ (مُکَاشَفَۃُ القُلُوب ص ۳۰۸)

نمازِ عید سے قبل کی ایک سنّت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بَیان کیا جاتا ہے جو عِیدَین (یعنی عِیدُالفِطر اور بَقَر عید دونوں) میں سُنّت ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود و سخاوت، سراپا رَحْمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِیْدُ الْفِطْر کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور

عِیْدُ الْاَضْحٰی کے روز اُس وَقْت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہوجاتے۔ (ترمذی ج۲ ص ۷۰ حدیث ۵۴۲) اور''بُخاری'' کی رِوایت حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ عِیْدُ الْفِطْر کے دِن (نَمازِ عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند **کھجوریں** نہ تَناوُل فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔(بُخاری ج۱ ص ۳۲۸ حدیث ۹۵۳) حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِیْد کو (نَمازِ عِید کیلئے) ایک راستے سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔ (تِرمذِی ج۲ ص۶۹ حدیث ۵۴۱)

نَمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: ''میں نیّت کرتا ہوں دو رَکْعَت نَماز **عِیدُ الْفِطْر** (یاعیدُ الاَضحٰی) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے، پیچھے اِس امام کے'' پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللہُ اَکْبَر کہہ کر حَسْبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَنا پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے، پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اَللہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی **پہلی تکبیر** کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد **دوسری** اور **تیسری تکبیر** میں لٹکایئے اور **چوتھی** میں ہاتھ باندھ لیجئے، اس کو یوں یاد رکھئے کہ **جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔** پھر امام **تعوُّذ** اور **تسمِیہ** آہِستہ پڑھ کر اَلْحَمْدُ شریف اور سُورۃ جَہْر (یعنی بُلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکْعَت میں پہلے اَلْحَمْدُ شریف اور سُورۃ جَہْر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے

اور قاعِدے کے مُطابِق نَماز مکمَّل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ''سُبْحٰنَ اللہ'' کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رَہنا ہے۔ (ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۸۱ دُرِّمُختار ج ۳ ص ٦١ وغیرہ)

عید کی اَدھوری جماعت ملی تو؟

پہلی رَکْعَت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامِل ہوا تو اُسی وَقْت (تکبیرِ تَحرِیمہ کے علاوہ مزید) **تین تکبیریں** کہہ لے اگر چہ امام نے قِراءَت شُروع کر دی ہو اور **تین** ہی کہے اگر چِہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اَللہُ اَکْبَر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو باقی ساقِط ہو گئیں (یعنی بَقِیَّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیَّہ) پڑھے اُس وَقْت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکْعَت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکْعَت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فَوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقْت کہے۔ دوسری رَکْعَت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکْعَت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(بہارِ شریعت ج ا ص ۷۸۲، دُرِّمُختار ج ۳ ص ٦٤، عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۱)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نَمازِ عید پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسِد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بِغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شَخْص چار رَکْعَت

چاشت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۶۷)

عید کے خطبے کے اَحکام

نَماز کے بعد امام دو خُطبے پڑھے اور خُطبۂ جُمعہ میں جو چیزیں سُنَّت ہیں اس میں بھی سنَّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرف دو باتوں میں فَرق ہے ایک یہ کہ جُمعہ کے پہلے خُطبے سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنَّت تھا اور اِس میں نہ بیٹھنا سنّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خُطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور مِنۡبر سے اُترنے کے پہلے 14 بار اَللّٰہُ اَکۡبَر کہنا سنَّت ہے اور جُمعہ میں نہیں۔ (بہارِشریعت ج ۱ ص ۷۸۳، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۶۷، عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

دِید وعیدی میں غمِ مدینے کا کے بیس حُروف کی نسبت سے عید کے 20 مَدَنی پھول

عید کے دِن یہ اُمُور مُسْتَحَب ہیں:

۞ حَجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ انگریزی بال) ۞ ناخُن ترشوانا ۞ غُسل کرنا ۞ مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضُو میں کی جاتی ہے) ۞ اچّھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے ۞ خُوشبو لگانا ۞ انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے، ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کی بھی مت پہنئے، نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں، چاندی کا چھلّا یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّا مرد نہیں پہن سکتا) ۞ نمازِ فَجر مسجدِ مَحلّہ میں پڑھنا ۞ عیدُ الْفِطْر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا

مگر عِشا تک نہ کھایا تو عِتاب (یعنی ملامت) کیا جائے گا ۞ نَمازِ عید، عیدگاہ میں ادا کرنا ۞ عیدگاہ پیدل چلنا ۞ سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں ۞ نَمازِ عید کیلئے عیدگاہ جلد چلے جانا اور ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا ۞ عید کی نَماز سے پہلے **صَدَقۂ فِطر** ادا کرنا ۞ خُوشی ظاہِر کرنا ۞ کثرت سے صَدَقہ دینا ۞ عیدگاہ کو اِطمینان و وَقار اور نیچی نِگاہ کئے جانا ۞ آپَس میں مُبارک باد دینا ۞ بعدِ نَمازِ عید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُمُوماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مَسَرَّت ہے، مگر **اَمْرَد** (یعنی خوبصورت لڑکے) سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ ہے ۞ عِیدُ الْفِطْر کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہِستہ سے تکبیر کہئے اور نَمازِ عیدِ اَضْحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

ترجمہ: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹ تا ۷۸۱، عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، ۱۵۰ وغیرہ)

بقر عید کا ایک مستحب

عِیدِ اَضْحٰی (یعنی بَقَرعید) تمام اَحکام میں عیدُ الْفِطْر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے، مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَرعید میں) مُسْتَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کَراہت بھی نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۲)

میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہرسال رَمَضانُ الْمُبارَك میں اِعتِکاف کی سعادت اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کی خوب بَرَکتیں لوٹئے پھر عید میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں بھرا سفر اختِیار کیجئے۔ ترغیب وتَحریص کی خاطِر ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ بابُ الْمدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مُقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 25 برس) ایک گیراج (Garage) پر کام کرتے تھے۔ (اگر چِہ فی نفسہٖ گیراج یعنی گاڑیوں کی مَرمّت کا کام غَلَط نہیں، مگر آج کل گُناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو واسِطہ پڑا ہوگا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قَدَر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا حُصُول جُوئے شِیر لانے کے مُترادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے۔) گیراج کے گندے ماحول کی نَحوست کے سبب ان کو پنج وقتہ نَماز کُجا جُمُعہ بلکہ عیدَین کی نمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات گئے تک T.V. پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتے بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی بُرائیاں ان کے اندر موجود تھیں۔ ان کی اصلاح کے اسباب یوں ہوئے کہ مکتبۃُ الْمدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر'' کی کیسٹ سُنی جس نے انہیں سرتاپا ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد رَمَضانُ الْمُبارَك میں اِعتِکاف کی سعادت حاصِل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کا شَرَف ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے، پانچوں وَقْت نَمازوں کی پابندی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑ ہا کروڑ اِحسان کہ وہ انسان جو عید کے بہانے بھی مسجِد کا رُخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وَقْت تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مُطابِق ایک مسجِد کی ذَیلی مُشاوَرت کے نگران کی حیثیّت سے بے نمازیوں کو نَمازی بنانے کی جُستجو میں رہتے ہیں۔

بھائی گر چاہتے ہو نَمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

نیکیوں میں تمنّا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ٦٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں **عیدِ سعید** کی خُوشیاں سُنَّت کے مطابِق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دِیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی **دید کی مَدَنی عید** بار بار نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

تِری جب کہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی

مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص ٤٢٤)

مجھ گنہگار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے

کورنگی بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی (عمر 22 سال) بے نمازی، فلموں ڈراموں کے شوقین اور بگڑے ہوئے نوجوان تھے، بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی اندھیریوں میں بھٹک رہے تھے، بُری صُحبت کی وجہ سے زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک (سن ١٤٢٦ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوا، رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بارِشیں برسنے لگیں، **ان پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے** اور وہ کریمیہ قادِریہ مسجِد کورنگی نمبر ڈھائی، بابُ الْمدینہ کراچی میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں **رَمَضانُ الْمُبارَک** کے آخری عشرہ میں **مُعْتَکِف** ہوگئے۔ ان کی خزاں رَسیدہ زِندگی کی شام میں صُبحِ بہاراں کے مَدَنی پھول کھلنے لگے، ان کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ نمازی بن گئے، داڑھی اور عمامہ شریف سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کے ایک ماہ کے **مَدَنی قافلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ

سُنّتوں بھرا سفر نصیب ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ایک مسجِد کے ذَیلی قافِلہ ذمے دار کی حیثیّت سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں میں حِصّہ لینے کی سعادت حاصِل کر رہے ہیں۔

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا چاہو اگر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

آؤ آؤ اِدھر آ بھی جاؤ اِدھر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف (وسائل بخشش ص ۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ

عید مبارک

عید کی مبارکباد دینے کا طریقہ

صحابۂ کرام علیہم الرضوان عید کے دن جب ملاقات فرماتے تو ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے یوں کہتے: تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکَ (یعنی اللہ پاک ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔ (فتح الباری ج ۲ ص 446)

جب گزر جائیں گے ماہ گیارہ
تیری آمد کا پھر شور ہوگا!
کیا مری زندگی کا بھروسا
الوداع الوداع آہ! رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایمان کی علامت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

”ایمان کے ستّر سے زائد شُعْبے (علامات) ہیں اور حیا ایمان کا ایک شُعبہ ہے۔“

(مسلم، ص۴۵، حدیث: ۱۵۲)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net